



## سوال

(207) کیا ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی تھے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ ”قاتل عمار و سائبہ فی النار“ عمار (رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے والا اور ان کا سامان پھینکنے والا آگ میں ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے السلسلۃ الصحیحہ (۵-۱۸-۲۰-۲۰۰۸)

یہ بھی ثابت ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا تھا۔ دیکھئے مسند احمد (۳-۶۶-۶۶۹۸ و سندہ حسن)

کیا یہ صحیح ہے کہ ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا اور ان کا سامان پھینکنے والا آگ میں ہے، اس کی تزئین و تحقیق درج ذیل ہے:

(۱) لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (ثلاثیۃ مجالس من الامالی لابن محمد الخلدی ۵، ۱-۲، السلسلۃ الصحیحہ ۵، ۱۸، الآحاد والاشانی لابن ابی عاصم ۲، ۱۰۲ ح ۸۰۳)

یہ سند ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے، بوسیری نے کہا: ”ضعف الجمہور“ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (زوائد ابن ماجہ: ۲۰۸، ۲۳۰)

ابن الملقن نے کہا: ”وهو ضعیف عند الجمہور“ وہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔؛ (خلاصۃ البدر المنیر: ۷۸، البدر المنیر ۲، ۱۰۳)

امام نسائی نے فرمایا: ”ضعیف کوفی“ (کتاب الضعفاء: ۵۱۱)

(۲) الحمز بن سلیمان التیمی عن ابیہ عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (المستدرک للحاکم ۳، ۳۸۷ ح ۵۶۶۱ وقال الذہبی فی التلخیص: علی شرط البخاری و مسلم)

یہ سند سلیمان بن طرخان التیمی کے ”عن“ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سلیمان التیمی مدلس تھے، دیکھئے جامع التخصیص (ص ۱۰۶) کتاب الدلسین لابن زرعۃ ابن العراقی (۲۳) اسماء من



عرف بالتدليس للسيوطي (٢٠) التبيين لاسماء المدلسين للعليني (ص ٢٩) قصيدة المقدسي وطبقات المدلسين للعليني (٥٢ ٢) امام يحيى بن معين نے فرمایا: "كان سليمان التيمي يدلس" سليمان التيمي تدليس کرتے تھے۔ (تاریخ ابن معین، راویۃ الدوری: ٣٦٠٠)

امام ابن معین کی اس تصریح کے بعد سلیمان التیمی کو طبقہ ثانیہ یا اولیٰ میں ذکر کرنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ وہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں لہذا اس روایت کو "صحیح علی شرط الشیخین" نہیں کہا جاسکتا۔

(٣) "ابو حفص وکلثوم عن ابی غادیة قال۔۔ فقتیل قتل عمار بن یاسر واجر عمرو بن العاص فقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان قاتلہ وسالہ فی النار" (بخ (طبقات ابن سعد ٣ ٢٦٠۔ ٢٦١ واللفظ له، مسند احمد ٢ ١٩٨، الصحیح ٥ ١٩)

اس روایت کے بارے میں شیخ البانی نے کہا: "وهذا اسناد صحیح، رجاله لقات رجال مسلم۔۔۔"

عرض ہے کہ ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ تک اس سند کے صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ "قاتلہ وسالہ فی النار" والی روایت بھی صحیح ہے۔

ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فقتیل۔۔۔" بخ پس کہا گیا تو نے عمار بن یاسر کو قتل کیا ہے اور عمرو بن العاص کو یہ خبر پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس (عمار) کا قاتل اور سامان لٹھنے والا آگ میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس روایت کا راوی "فقتیل" کا فاعل ہے جو نامعلوم (مجهول) ہے۔ راوی اگر مجهول ہو تو روایت ضعیف ہوتی ہے لہذا یہ "فی النار" والی روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ "اسنادہ صحیح" نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوراوی بیان کر رہے ہیں: (١) ابو حفص: مجهول (٢) کلثوم بن جبر: ثقہ

امام حمد بن سلمہ رحمہ اللہ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ انھوں نے کس راوی کے الفاظ بیان کیے ہیں؟ ابو حفص (مجهول) کے یا کلثوم بن جبر (ثقلہ) کے اور اس بات کی بھی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کیا دونوں راویوں کے الفاظ من وعن ایک ہیں یا ان میں اختلاف ہے۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تینوں سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہذا اسے صحیح کہنا غلط ہے۔

تنبیہ: ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں شہید کرنا ان کی اجتہادی خطا ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر العسقلانی نے اشارہ کیا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 477

محدث فتویٰ